افغان اتحاد اور مولانا عبدالحقؒ کی مساعی

افغان قیادت کے نام شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا روح پرور مکتوب اور وفاق المدارس کے اجلاس میں افغان جہاد کی حمایت کی قرارداد

افغانستان میں اشتراکیت سے برسرِ پیکار مجاہدین کا جہاد کے آغاز (جولائی ۱۹۸۱ء) میں جب باہمی گروہ بندی، اختلاف اور انتشار بڑھنے لگا تو ان دنوں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے ذیل کا روح پرور مکتوب ایک وفد کے ہاتھ مجاہدین کے مختلف احزاب کے زعماء کی خدمت میں بھیجا اور بعد میں خود بھی اس سلسلہ میں مقدور بھر مساعی میں مصروف رہے، حتیٰ کہ افغان عبوری حکومت کی تشکیل میں آپ کی ہدایات کے مطابق مولانا سمیع الحق مدظلہ نے مرکزی اور بنیادی کردار ادا کیا ——— (ادارہ) ———

گرامی قدر مجاہدینِ اسلام و حامیانِ دینِ متین زعماءِ جہادِ افغانستان و جمیع رفقاء و مجاہدین و جنودِ اسلام ایدکم اللہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاجِ گرامی!

آپ حضرات کے مجاہدانہ اور سرفروشانہ کارنامے اس الحاد و دہریت و زندقیت کے زمانہ میں اسلام اور عالمِ اسلام کے لیے قرونِ اولیٰ کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔ بے سروسامانی کے عالم میں ایک ایسی قوتِ جابرہ کا مقابلہ جو اس وقت پوری دنیا میں اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کی مدعی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وجود کو چیلنج کر رہی ہے، اللہ تعالیٰ کی لانہایت امداد اور نصرت کے بغیر ناممکن ہے۔ ہم اگرچہ کمزور ہیں لیکن یقین جانیئے کہ ہماری مخلصانہ دعائیں شب و روز آپ کے شریکِ کار ہیں۔

محترما! آپ خود علماء اور اہلِ علم ہیں، بے اتفاقی تشتت اور باہمی اختلاف کے بارے میں قرآنِ کریم کی تصریحات، احادیثِ نبوی علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ اور مسلمانوں کی پوری تاریخِ عروج و زوال آپ سے پوشیدہ نہیں جس کی تکرار آپ حضرات کے سامنے تحصیلِ حاصل ہوگی۔ میں آپ کو خالقِ کائنات کا واسطہ دے کر یہ تبلانا چاہتا ہوں کہ آپ لوگوں کا اختلاف صرف دو افراد، دو گروہوں یا دو جماعتوں کا اختلاف نہیں، اس سے عالمِ اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا ہے۔ آپ اس حقیقت سے پوری طرح واقف ہیں کہ آپ کا جہاد کسی ایک سرزمین کا نہیں، اس کا جغرافیائی حدود سے تعلق نہیں بلکہ یہ ایک نظریاتی جنگ ہے جس کو بجا طور پر عالمِ اسلام کی جنگ قرار دیا جا سکتا ہے اور آپ صرف افغانستان کے لیے نہیں بلکہ تمام عالمِ اسلام کے لیے لڑ رہے ہیں۔ صرف میں اور میرا دارالعلوم ہی نہیں پاکستان کے تمام علماء کرام، عوام اور تمام عالمِ اسلام اس سے سخت پریشان ہے۔ آپ کی معمولی ناچاکی شماریت اعداد کا ذریعہ بن رہی ہے، نصرتِ الٰہی کے انقطاع کا ذریعہ بن رہی ہے مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کا باعث باہمی افتراق بن رہا ہے۔ اس وقت جو مقامِ جہاد و عزیمت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا ہے خدانخواستہ ایسی معمولی لغزش سے اگر اس کو کچھ بھی گزند پہنچا تو اس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ، اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں کے نزدیک آپ حضرات پر ہوگی۔ پاکستان کے تمام علماء کرام کی جانب سے آپ سے دست بستہ درخواست کرتا ہوں کہ للہ ان اختلافات کو بلا تاخیر ختم کیجیئے۔

اس وقت میں اپنے بیٹے برخوردار مولانا سمیع الحق اور ڈیرہ اسمٰعیل خان کے مشہور عالمِ دین مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچوی اور راولپنڈی کے معروف عالمِ دین برخوردار قاری سعید الرحمٰن صاحب کو بطور خصوصی وفد اس غرض سے آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں اور صمیمِ قلب سے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مشکل کو آسان فرمادے۔ وھو میسر لکل عسیر۔

اور اگر ضرورت پڑی تو انتہائی کمزوری اور بیماری کے باوجود خود بھی حاضری سے دریغ نہیں کروں گا ——— میرا ارادہ ہے کہ مجاہدین کی بھرپور امداد اور حمایت کے لیے عنقریب پورے پاکستان اور خصوصاً سرحد و بلوچستان کے علماء اور اہلِ درد حضرات اور صلحاء سے بھی رابطہ قائم کروں، اور اس سلسلہ میں آج تک جو کسل واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے، اس کی تلافی کے لیے بھی ان سے مشورہ کروں گا۔ (عبدالحق عفی عنہ)

اسی طرح وسط جون ۱۹۸۱ء میں کراچی کے جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن میں وفاق المدارس العربیہ کی مجلسِ عاملہ اور مجلسِ شوریٰ کا ایک مثالی اجلاس منعقد ہوا جس میں پہلی بار ملک بھر سے اربابِ مدارس، علماء کرام اور مہتممین مدارس

اور کئی ایک اہلِ علم و فکر نے بحیثیت ارکان و مندوبین اتنی بڑی تعداد میں شرکت فرمائی۔ مجلسِ شوریٰ کی پہلی نشست میں افغانستان کے سلسلہ میں حسب ذیل قرارداد وفاق المدارس کے سرپرستِ اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے ایماء پر آپ کے فرزندِ جلیل حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے پیش فرمائی، جسے تمام شرکاء نے بڑے جوش اور ولولہ سے متفقہ طور پر منظور کیا۔ ملک و بیرونِ ملک اشتراکیت اور اس کے ہمنواؤں کے بارہ میں ملک بھر کے اہلِ حق علماء و صلحاء اور اہلِ مدارس کا یہ ایک متفقہ مؤقف تھا اور اس طرح ایک استصوابِ رائے بھی کہ الحمدللہ یہاں کے اہلِ حق علماء اشتراکیت اور اس کے ہمنواؤں اور گماشتوں کے بارہ میں کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتے۔

قرارداد کا متن یہ ہے

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا یہ عظیم الشان اور نمائندہ اجلاس علماء کرام، مشائخ اور طلباء مدارسِ دینیہ کی اس برادری کو پُرزور خراجِ تحسین پیش کرتا ہے جو نہایت جان نثاری و جانسپاری کے ساتھ افغانستان میں دنیا کی سب سے بڑی استبدادی طاقت اور دشمنِ انسانیت و مذہب، اشتراکی روسی حکومت سے برسرِ پیکار ہے، جہاں روسی حکومت اور اس کے اشتراکی ہمنواؤں نے مدارسِ عربیہ کو تہ و بالا کر دیا ہے، خانقاہیں مسمار ہو چکی ہیں اور مساجد کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ اور دینی و علمی حلقوں سے وابستہ ایک ایک شخص کو چُن چُن کر تہہ تیغ کیا جا رہا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کا یہ اجلاس اپنے اُن افغانستانی قابلِ فخر سپوتوں اور فضلاء کو بھی سلام کرتا ہے جو وفاق المدارس سے وابستہ مدارس سے فارغ ہوئے اور اب اپنے ملک میں روسی حکومت کے خلاف جہاد میں بدر و حنین جیسے مثالی واقعات کو اپنے خونِ شہادت سے رقم کر رہے ہیں، اور ان فضلاء میں اب تک سینکڑوں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے نزدیک یہ غیور علماء شمعِ اسلام پر نثار ہو کر جہاد و عزیمت کا زریں باب رقم کر رہے ہیں جو دنیا بھر کے علماء کے لیے عموماً اور پاکستان کے دینی اور علمی حلقوں کے لیے خصوصاً دعوتِ عمل دے رہے ہیں۔

چونکہ اشتراکیت کی یہ یلغار پاکستان کے دروازے پر دستک دے رہی ہے اس لیے وفاق المدارس العربیہ کا یہ اہم اجلاس یہاں کے اہلِ علم، اربابِ مدارس، خانقاہوں اور دینی مراکز سے وابستہ حلقوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اِن حالات پر گہری نظر رکھیں اور اس بارے میں مسئولیتِ خداوندی کے احساس اور جذبۂ بیداری کو اپنے اندر پیدا کریں۔ وفاق المدارس العربیہ کا یہ اجلاس اس جہاد کو عظیم اسلامی جہاد قرار دیتے ہوئے شہداء کے لیے دُعائے مغفرت کرتا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ جذبۂ جہاد کی کان ہے۔

محمد صلاح الدین۔ مدیر ہفت روزہ تکبیر

برصغیر کے ممتاز عالمِ دین شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، ان کا انتقال پُرملال ملت اسلامیہ کے لیے صدمہ عظیم ہے وہ معمول کے سے حجرہ نشین عالمِ دین نہیں تھے بلکہ انہوں نے بڑی بھرپور زندگی گزاری اور پاکستان اور اطراف کے ممالک کی علمی دینی اور سیاسی زندگی پر اپنی سرگرمیوں کی واضح چھاپ لگائی۔

اگر یہ کہا جائے کہ بہت ہی مختصر سی مدت میں جہاد افغانستان کے دو اہم سرپرست یعنی مرحوم صدر ضیاء الحق شہید اور مولانا عبدالحق شہید ہو گئے، تو غلط نہ ہوگا۔ صدر ضیاء الحق کی جہاد افغانستان کی سرپرستی تو معروف اور متعارف تھی لیکن جہاد افغانستان کی انگیخت میں مولانا عبدالحق کی ذات گرامی کے اثرات کا علم نسبتاً کم لوگوں کو ہے پاکستان اور افغانستان کی سرحد پر مولانا عبدالحق نے دارالعلوم حقانیہ کی تاسیس کر کے جو شمعِ ہدایت روشن کی تھی اس کی تنویر سے افغانستان کے بہت سے ذہن بھی منور ہوتے اس دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہونے والے متاعِ علمِ دین کے ساتھ ساتھ دولتِ ایمان بھی لے کر دور دراز مقامات تک جاتے ہیں اور اس دولتِ ایمان میں خالص جذبۂ جہاد بھی شامل ہوتا ہے۔ اسی جذبۂ جہاد سے سرشار مولانا عبدالحق کے تلامذہ اور دارالعلوم حقانیہ کے بہت سے فارغ التحصیل علماء نے افغانستان میں اسلامی فکر کی اشاعت و ترویج کی تحریک برپا کی جس نے ابتداء میں داؤد حکومت کو چیلنج کیا اور بعد ازاں سوویت یونین کی افواج قاہرہ کو للکارا۔ گزشتہ ایک عشرے میں افغانستان میں جو جہاد ہو رہا ہے اس میں بہت سے سیکڑوں پر جامِ شہادت نوش کرنے یا دادِ شجاعت دینے والے مجاہدوں اور کمانڈروں کا تعلق دارالعلوم حقانیہ سے ہی ہے۔

مولانا عبدالحق کا دارالعلوم حقانیہ جہاد کے جذبۂ خالص کی کان ہے اور یہاں اس جذبے کو شدت افزودگی دینے والے بہت سے تکنیک کار ہیں، مولانا نے مسلسل تین بار قومی اسمبلی کا رکن منتخب ہو کر پاکستان میں سیکولر اور سوشلسٹ قوتوں کو براہ راست بھی للکارا ہے اور سیاسی میدان میں اہم خدمات انجام دی ہیں، بھٹو آمریت کے خلاف قومی اتحاد کی تشکیل میں بھی انہوں نے مرکزی کردار ادا کیا تھا۔ ہم ان کی رحلت پر ان کے لواحقین سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور خدا سے مولانا کے لیے اعلیٰ درجات اور لواحقین کے لیے صبرِ جمیل کی دعا کرتے ہیں۔

ہفت روزہ تکبیر ۲۲ ستمبر ۱۹۸۸ء